کوئي حسين سا دنيا ميں دوسرا تو نہيں
کيسي کا راہ خدا ميں يوں گھر لٹا تو نہيں

يہ ميرے دل کا ھے تکڑا يہ ھے جگر گوشہ
کيسي کو اور محمد نے يوں کہا تو نہيں

خدا کي مرضي پہ تيار سر کٹانے کو
اُٹھائي لاش بہتر مگر تھکا تو نہيں

پسر کو بھائي کو انصار اور ياور کو
جو مرتے ديکھے کيسي کا يوں حوصلة تو نہيں

سلام آخري پھر پڑھ کے نکلے مقتل ميں
تھے مطمئن کے ميرا گھر ابھي جلا تو نہيں

اٹھو حسين گھڑي آ گئي قيامة کي
سوىء سجدة کوئي کام اب رہا تو نہيں

دعاء کو ھلتے رھے لب چلي جو بوٹھي چھوري
مگر حسين کا سجدے سے سر اٹھا تو نہيں

حسین مرگئے اب خیمے سب جلا دالو
کہا یہ شمر نے باقي کوئي بچا تو نہیں

مگر ہے باقي لوٹے گھر میں ایک فقط سجاد
بجھانے آئے تھے جو نور وہ بجھا تو نہیں

برھان دین کے چھرے پہ دیکھو نور حسین
رہے یہ باقي کوئي اور اب دعاء تو نہیں

ٹلي ہے مشکلیں جب بھي کہا برھان الھدی
سوی تیرے کوئي عابد کا آسرا تو نہیں